خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

27 جون 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 142 | منگل - 28 محرم - 1416ھ' 27 احسان 1374ھش' 27 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب تک انسان ادنیٰ حالت میں ہوتا ہے اس کے خیالات بھی ادنیٰ ہی ہوتے ہیں اور جس قدر معرفت میں گرا ہوا ہوتا ہے اسی قدر محبت میں کمی ہوتی ہے۔ معرفت سے حسن ظن پیدا ہوتا ہے۔ ہر شخص میں محبت اپنے ظن کی نسبت سے ہوتی ہے۔ (میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں) سے یہی تعلیم ملتی ہے۔ صادق عاشق جو ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر حسن ظن رکھتا ہے کہ وہ اس کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ خدا تعالیٰ تو وفاداری کرنا پسند کرتا ہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ انسان صدق دکھلاوے اور اس پر ظن نیک رکھے کہ تا وہ بھی وفا دکھلائے مگر یہ لوگ کب اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ یہ تو اپنی ہوا و ہوس کے بتوں کے آگے جھکے رہتے ہیں اور ان کی نظر دنیا تک ہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کریم و رحیم نہیں سمجھتے۔ اس کے وعدوں پر ذرہ ایمان نہیں رکھتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان رکھتے کہ وہ کریم و رحیم ہے تو وہ بھی ان پر رحمت اور وفا کے ثبوت نازل کرتا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۵)

فطری طاقتوں کے صحیح استعمال کو اخلاق کہتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اخلاقی طاقتیں دراصل وہ فطرتی طاقتیں ہیں جو انسان کے اندر پائی جاتی ہیں۔ ان کے صحیح استعمال کو اخلاقی طاقت کہتے ہیں۔ مثلاً ایک فطرتی طاقت یہ بھی ہے کہ انسان بری چیز کو برا سمجھتا اور اس کے متعلق اس کے دل میں غصہ پیدا ہوتا ہے۔ پس غصہ انسانی فطرت کی ایک طاقت ہے اس لئے یہ کم و بیش ہر انسان کے اندر (سوائے ان لوگوں کے جو مفلوج ہوں) کسی نہ کسی شکل میں پائی جاتی ہے۔ لیکن انسان کو محض نفرت کرنے یا غصہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی گئی بلکہ نفرت اور غصے کے صحیح استعمال کی طاقت بھی دی گئی ہے اور اسی کو ہم اخلاقی طاقت کہتے ہیں۔ صحیح استعمال کی یہ طاقت انسان کے علاوہ دوسری مخلوق میں نظر نہیں آتی کیونکہ انہیں اس کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ مثلاً فرشتے ہیں' ان کو یہ طاقت ہی نہیں دی گئی کیونکہ ان کا اپنا ایک ایسا دائرہ ہے جس میں ان کی فطرت خود ہی اپنے ماحول کے مطابق تھوڑی بہت لچک پیدا کر دیتی ہے اور اس سے زیادہ کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی یا مثلاً خوف ہے یعنی کسی چیز سے ڈرنا یہ بھی انسانی فطرت کا ایک حصہ اور اس کی ایک طاقت ہے۔ اس کے صحیح استعمال کے لئے جو چیز ہمیں دی گئی ہے وہ اخلاقی قوت ہے مثلاً جو شخص ڈرتا اور خوف کھاتا ہے اسے ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں (اس معنی میں جو دین حق نے اخلاقی نفرت بیان کی ہے) اور دوسرا شخص جب ڈرتا ہے وہ ہمارا محبوب بن جاتا ہے یعنی جو شخص شیطان سے ڈرتا ہے' جو شخص دنیوی معبودوں کی پرستش کرنے سے ڈرتا ہے وہ دراصل ایک عقلمند صاحب فراست اور بااخلاق (صاحب ایمان) ہے جس کی قوتوں کی گویا صحیح نشوونما ہو چکی ہے۔ اس لئے وہ شیطان وغیرہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان سے خوف کھاتا ہے۔ البتہ انسانوں سے نفرت کرنا (دین حق) نے ہمیں نہیں سکھایا۔ ان کی بداخلاقیوں سے نفرت کرنے کا حکم ہے لیکن اس خوف کو جو اس شخص کے دل میں پیدا ہوا ہم اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور وہی خوف ایک اور شکل میں بھی ظاہر ہوتا ہے یعنی خشیت اللہ کے رنگ میں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض

باقی صفحہ ۷ پر

اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کیلئے دعا کرو کہ خدا اسے بچا لیوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

طوفان بادوباراں ڈائیوو کارپوریشن کے زخمیوں کی طبی امداد

مورخہ ۱۹- جون ۱۹۹۵ء کو سہ پہر ربوہ اور اس کے گردونواح میں شدید طوفان بادوباراں آیا۔ اس طوفان میں پونے پانچ بجے ڈائیوو کارپوریشن کی ہائیڈرالک ورکشاپ کی چھت اچانک گر گئی جس سے کئی ورکرز ملبے تلے دب گئے۔ وہاں کے عملہ نے فوری طور پر ان کو وہاں سے نکالنے کا کام شروع کیا اور زخمیوں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں منتقل کیا۔

زخمیوں کی پہلی کھیپ ہسپتال میں پہنچتے ہی اور یہ جاننے کے بعد کہ بہت سے زخمی مزید لائے جا رہے ہیں' ڈیوٹی ڈاکٹر' ڈاکٹر سلطان احمد مبشر نے ہسپتال کے وارڈز میں موجود میل نرسز کو ایمرجنسی روم میں بلا لیا۔ اسی اثناء میں ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب سرجیکل رجسٹرار کو بھی گھر سے بلا لیا گیا جو فوری طور پر تشریف لے آئے۔ حادثہ کی اطلاع مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب کی خدمت میں دی گئی اور ڈاکٹر انعام الحق صاحب اور ڈاکٹر نصیر احمد شیخ صاحب کو بھی ان کی رہائش گاہ سے بلوا لیا گیا۔ دس منٹ کے اندر اندر جملہ ڈاکٹر صاحبان آ گئے اور انتہائی محنت اور جانفشانی سے زخمیوں کی طبی امداد میں خدمات بجالانے لگے۔

حادثہ کی اطلاعات ملتے ہی ہسپتال کے دیگر نرسز جو کہ ڈیوٹی پر نہیں تھے اور شہر کی مختلف جگہوں پر تھے' آ گئے اور اپنی خدمات پیش کر دی اور مریضوں کو ڈرپس اور ٹیکہ جات وغیرہ لگانے میں مہارت سے کام کیا۔ ہسپتال کے تمام عملہ بشمول نرسز' ٹیکنیشنز' ایمبولینس ڈرائیور' مددگار کارکنان نے نہایت ذمہ داری کا مظاہرہ کیا اور نہایت سرعت کے ساتھ حتی المقدور زخمیوں کو طبی امداد پہنچانی شروع کی۔

زخمیوں کو دیکھنے کے لئے مکرم و محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سرجیکل سپیشلسٹ بھی فوری طور پر تشریف لے آئے اور انہوں نے ہر مریض کا بتفصیل معائنہ کیا اور ہدایات دیں۔

کل ۲۰ مریض ایمرجنسی روم میں لائے گئے جن میں سے ایک فوت شدہ تھا باقی میں سے گیارہ کو ابتدائی طبی امداد کے بعد فارغ کر دیا گیا جبکہ سات کو شدید زخمی ہونے کی وجہ سے میل سرجیکل وارڈ میں داخل کر دیا گیا ان مریضوں کے لئے فوری طور وارڈ میں زائد بستر Extra Beds ڈلوا دیئے گئے۔

ان مریضوں کے ایکسرے وغیرہ کروانے کے لئے مزید ریڈیوگرافر کو گھر سے بلوا لیا گیا۔ دو مریضوں کو آپریشن تھیٹر میں لے جا کر طبی امداد فراہم کی گئی۔ تھیٹر کا عملہ بھی بلا تاخیر پہنچ گیا۔

یہ امر نہائت درجہ قابل ستائش ہے کہ عملہ کا ہر فرد خواہ وہ کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھتا تھا' اپنے زخمی بھائیوں کی خدمت کے لئے فوری طور پر حاضر ہو گیا اور بغیر وقت ضائع کئے ہوئے نہایت

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

27- احسان 1374 ہش — 27 - جون 1995ء

بیعت - ارادہ اور عزم

بیعت دراصل اس عہد کا نام ہے کہ اب سے گناہ چھوڑوں گا اور نیکی کے پیچھے دوڑوں گا۔ یعنی ہر وہ بات جسے چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی کہا جا سکتا ہے اس سے گریز کروں گا اور نیکی کے میدان میں اس طرح قدم رکھوں گا کہ نیکی چھوٹی ہو یا بڑی اس کے کرنے کا تعہد کروں گا اور ہر ممکن کوشش کر کے اس پر عمل پیرا ہوں گا۔ یہ ساری بات ارادہ چاہتی ہے اور عزم مانگتی ہے۔ ارادے اور عزم کے بغیر جو بات کہی جاتی ہے وہ الفاظ تو ہوتے ہیں لیکن افعال کے سانچے میں نہیں ڈھل سکتے۔ اور جب تک کوئی بات افعال کے سانچے میں نہ ڈھلے اس کا عملی طور پر کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر الفاظ الفاظ تک ہی رہیں۔ تو بدنامی کا موجب بنتے ہیں۔ لوگ بھی اس بات کو برا مانتے ہیں کہ جو کچھ کہا ہے وہ کیا نہیں۔

جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے بیعت کرنے کے لئے احباب دور دراز علاقوں سے قادیان آیا کرتے تھے تو بیعت کے بعد حضرت صاحب ہمیشہ یہ تلقین فرماتے تھے کہ اب ایک نئی زندگی بسر کرنی ہے۔ اپنے آپ کو بھی معلوم ہو کہ تبدیلی آگئی ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی اس بات کا پتہ چلے کہ اب یہ شخص وہ نہیں جو پہلے تھا۔ بہت تبدیل ہو گیا ہے۔ اور یہ تبدیلی نیکیوں کی طرف میلان کے رنگ میں ظاہر ہونی چاہئے۔ اگر انسان صرف اقرار کر لے کہ میں ایسا کروں گا اور ویسا نہیں کروں گا اور پھر اس پر عمل نہ کرے تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ بات اس کے لئے جائز ہی نہیں خدا تعالیٰ سے تو اس نے یہ وعدہ کیا کہ میں گناہوں کو چھوڑ دوں گا اور نیکیوں پر عمل پیرا ہو جاؤں گا۔ اور اس نے ایسا کیا نہیں۔ تو اگر یہ گناہ نہیں تو گناہ اور کسے کہتے ہیں۔ اپنے اقرار کو جو خدا کے سامنے کیا جائے اس پر عمل نہ کرنا ایک طرح خدا تعالیٰ کو دھوکا دینے والی بات ہے۔ اور خدا تعالیٰ کب کسی کے دھوکے میں آتا ہے ایسے شخص کو وہ نہ صرف یہ کہ پسند نہیں کرتا بلکہ برا سمجھتا ہے۔ اور جسے برا سمجھتا ہے اس کی اس طرح حفاظت نہیں کرتا جس طرح ان کی کرتا ہے جنہیں وہ اچھا سمجھتا ہے اور جنہیں وہ اپنے بندوں میں شمار کرتا ہے۔

ہم نے بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر یہ اقرار کیا ہوا ہے کہ ہم گناہ سے گریز کریں گے اور نیکیوں کی طرف اپنے میلان کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اب اگر ہم اس پر عمل نہ کریں تو یقیناً ہمارا یہ اقرار بے معنی ہو جاتا ہے اور ہمارے لئے بجائے اس کے کہ کوئی فائدہ کی صورت پیدا کرے ضرر کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اگر ہم سچے دل سے اس اقرار کو سامنے رکھیں۔ توبہ کو توبہ سمجھیں۔ گناہ سے گریز اور نیکیوں کی طرف ہمارا میلان ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے اس عہد کو قبول کرے گا وہ خود فرماتا ہے کہ میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ پس ہمارے لئے یہ لازم ہے کہ ہم اس عہد کو جو ہم نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے توسط سے اللہ تعالیٰ سے باندھا ہے اس پر صدق دل سے عمل پیرا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

نوچنے والے مرا جسم گدھوں کی مانند
میرے ماحول میں منڈلاتے ہیں شاداں شاداں
مجھ کو ہر حال میں خوش رہنے کی توفیق ملی
مَیں ہر اک طرزِ ستم سہ کے ہوں نازاں نازاں

ابوالاقبال

ہِگرنے کو ہے مکان مگر تم کو اس سے کیا
سر ہے نہ سائبان مگر تم کو اس سے کیا

اس شہرِ بے امان کے شُعلوں کے درمیاں
میرا بھی ہے مکان مگر تم کو اس سے کیا

انسان ہوں مَیں اور مرے سینے میں دل بھی ہے
منہ میں بھی ہے زبان مگر تم کو اس سے کیا

وہ بھی تھا امتحان سرِ دشتِ نینوا
یہ بھی ہے امتحان۔ مگر تم کو اس سے کیا

کیا جانتے ہو کس نے اجاڑا بہشت کو
تم ہی نے میری جان۔ مگر تم کو اس سے کیا

کرتب تمہارے دیکھ کے حیرت میں ہے زمیں
ششدر ہے آسمان مگر تم کو اس سے کیا

اب ڈھونڈتے پھرو ہو عبث اپنے آپ کو
ہے جان نہ جہان مگر تم کو اس سے کیا

مضطر تمہارے سائے سے بچ کر نکل گیا
اللہ کی ہے شان مگر تم کو اس سے کیا

چوہدری محمد علی

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل ۲۷-جون۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت
3-45	سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
4-00	طبی معاملات۔ بچے اور ماں کی صحت کی دیکھ بھال۔ قسط نمبر۷
4-30	اعلانات اور نظم
5-00	خبریں
5-30	اردو ٹنڈی گلوب "لجنہ اماءاللہ کی پہلی ۱۴ ممبرات کا تعارف"
6-00	نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی سبق نمبر۹۰
7-00	نظم
7-05	کھانا پکانے کا سبق۔ المائدہ
7-30	نظم
7-35	کینیڈا اسپیکس۔ ہمارے دوستوں سے ملئے۔ حصہ پنجم
8-00	لقاء مع العرب
8-50	کل کے پروگرام

بدھ ۲۸-جون۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت
3-45	حدیث
4-00	چینی زبان کا سبق نمبر۵
4-30	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ کرم

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رہے کہ معجزہ صرف حق اور باطل میں فرق دکھلانے کے لئے اہل حق کو دیا جاتا ہے۔ اور معجزہ کی اصل غرض صرف اس قدر ہے کہ عقلمندوں اور منصفوں کے نزدیک سچے اور جھوٹے میں ایک مابہ الامتیاز قائم ہو جائے اور اسی حد تک معجزہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو مابہ الامتیاز قائم کرنے کے لئے کافی ہو۔ اور یہ اندازہ ہر ایک زمانے کی حاجت کے مناسب حال ہوتا ہے۔ اور نیز نوعیت معجزہ بھی حسب حال زمانہ ہی ہوتی ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں ہے کہ ہر ایک متعصب اور جاہل اور بدطبع گو کیسا ہی مصلحت الٰہیہ کے برخلاف اور قدر ضرورت سے بڑھ کر کوئی معجزہ مانگے تو وہ بہرحال دکھلانا ہی پڑے۔ یہ طریق جیسا کہ حکمت الٰہیہ کے برخلاف ہے۔ ایسا ہی انسان کی ایمانی حالت کو بھی مضر ہے۔ کیونکہ اگر معجزات کا حلقہ ایسا وسیع کر دیا جائے کہ جو کچھ قیامت کے وقت پر موقوف رکھا گیا ہے وہ سب دنیا میں ہی بذریعہ معجزہ ظاہر ہو سکے تو پھر قیامت اور دنیا میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ حالانکہ اسی فرق کی وجہ سے جن اعمال صالحہ اور عقائد صحیحہ کا جو دنیا میں اختیار کئے جائیں ثواب ملتا ہے وہی عقائد اور اعمال اگر قیامت کو اختیار کئے جائیں تو ایک رتی بھی ثواب نہیں ملے گا۔ جیسا کہ تمام نبیوں کی کتابوں اور (کلام الٰہی) میں بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ قیام کے دن کسی بات کا قبول کرنا یا کوئی عمل کرنا نفع نہیں دے گا۔ اور اس وقت ایمان لانا محض بے کار ہوگا کیونکہ ایمان اسی حد تک ایمان کہلاتا ہے جبکہ کسی مخفی بات کو ماننا پڑے۔ لیکن جبکہ پردہ ہی کھل گیا اور روحانی عالم کا دن چڑھ گیا اور ایسے امور قطعی طور پر ظاہر ہو گئے کہ خدا پر اور روز جزا پر شک کرنے کی کوئی بھی وجہ نہ رہی تو پھر کسی بات کو اس وقت ماننا جس کو دوسرے لفظوں میں ایمان کہتے ہیں محض تحصیل حاصل ہوگا۔ غرض نشان اس درجہ پر کھلی کھلی چیز نہیں ہے جس کے ماننے کے لئے تمام دنیا بغیر اختلاف اور بغیر عذر اور بغیر چوں و چراں کے مجبور ہو جائے اور کسی طبیعت کے انسان کو اس کے نشان ہونے میں کلام نہ رہے اور کسی غبی سے غبی انسان پر بھی وہ امر مشتبہ نہ رہے۔

غرض نشان اور معجزہ ہر ایک طبیعت کے لئے ایک بدیہی امر نہیں۔ جو دیکھتے ہی ضروری التسلیم ہو۔ بلکہ نشانوں سے وہی عقلمند اور منصف اور راست باز اور راست طبع فائدہ اٹھاتے ہیں جو اپنی فراست اور دوربینی اور باریک نظر اور انصاف پسندی اور خدا ترسی اور تقویٰ شعاری سے دیکھ لیتے ہیں کہ وہ ایسے امور میں جو دنیا کی معمولی باتوں میں سے نہیں ہیں اور نہ ایک کاذب ان کے دکھلانے پر قادر ہو سکتا ہے اور وہ سمجھ کر لیتے ہیں کہ یہ امور انسانی بناوٹ سے بہت دور ہیں۔ اور بشری دسترس سے برتر ہیں۔ اور ان میں ایک ایسی خصوصیت اور امتیازی علامت ہے جس پر انسان کی معمولی طاقتیں اور پر تکلف منصوبے قدرت نہیں پا سکتے۔ اور وہ اپنے لطیف فہم اور نور فراست سے اس تہ تک پہنچ جاتے ہیں کہ ان کے اندر ایک نور ہے اور خدا کے ہاتھ کی ایک خوشبو ہے جس پر مکر اور فریب یا کسی چالاکی کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ پس جس طرح سورج کی روشنی پر یقین لانے کے لئے صرف وہ روشنی ہی کافی نہیں بلکہ آنکھ کے نور کی بھی ضرورت ہے تا اس روشنی کو دیکھ سکے اسی طرح معجزہ کی روشنی پر یقین لانے کے لئے فقط معجزہ ہی کافی نہیں ہے بلکہ نور فراست کی بھی ضرورت ہے اور جب تک معجزہ دیکھنے والے کی سرشت میں فراست صحیحہ اور عقل سلیم کی روشنی نہ ہو تب تک اس کا قبول کرنا غیر ممکن ہے۔ مگر بدبخت انسان جس کو یہ نور فراست عطا نہیں ہوا وہ ایسے معجزات سے جو صرف امتیازی حد تک ہیں تسلی نہیں پاتا اور بار بار یہی سوال کرتا ہے کہ بجز ایسے معجزہ کے میں کسی معجزہ کو قبول نہیں کر سکتا کہ جو نمونہ قیامت ہو جائے۔ مثلاً کوئی شخص میرے روبرو آسمان پر چڑھ جائے اور پھر روبرو ہی آسمان سے اترے اور اپنے ساتھ کوئی ایسی کتاب لائے جو اترنے کے وقت اس کے ہاتھ میں ہو اور صرف اسی پر کفایت نہیں بلکہ تب مانیں گے کہ ہم اس کتاب کو ہاتھ میں لے کر دیکھ لیں اور پڑھ لیں۔ یا چاند کا ٹکڑا یا سورج کا ٹکڑا اپنے ساتھ لائے۔ جو زمین کو روشن کر سکے۔ یا فرشتے اس کے ساتھ آسمان سے اتریں۔ جو فرشتوں کی طرح خارق عادت کام کر کے دکھلائیں یا دس بیس مردے اس کی دعا سے زندہ ہو جائیں اور وہ شناخت کئے جائیں کہ فلاں فلاں شخص کے باپ دادا ہیں جو فلاں تاریخ مر گئے تھے۔ اور صرف اسی قدر کافی نہیں بلکہ ساتھ اس کے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ عام شہروں میں مجلسیں منعقد کر کے لیکچر دیں اور بلند آواز سے کہہ دیں کہ درحقیقت ہم مردے ہیں جو دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں آئے ہیں اور ہم اس لئے آئے ہیں تا گواہی دیں کہ فلاں مذہب سچا ہے یا فلاں شخص جو دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں وہ سچ کہتا ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے منہ سے سن کر آئے ہیں کہ وہ سچا ہے۔

یہ وہ خود تراشیدہ معجزات ہیں جو اکثر جاہل لوگ جو ایمان کی حقیقت سے بکلی بے خبر ہیں مانگا کرتے ہیں۔ یا ایسے ہی اور بے ہودہ خوارق جو خدا تعالیٰ کی اصل منشاء سے بہت دور ہے طلب کیا کرتے ہیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

دوسرا سبب قومی تنزل کا یہ بتاتا ہے کہ لین دین کے معاملات میں احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا۔ قرض دیتے وقت تو دوستی اور محبت کے خیال سے نہ واپسی کی کوئی میعاد مقرر کرائی جاتی ہے۔ اور نہ اسے ضبط تحریر میں لایا جاتا ہے۔ اور جب روپیہ واپس آتا دکھائی نہیں دیتا تو لڑائی جھگڑا شروع کر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مقدمات تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور تمام دوستی دشمنی میں تبدیل ہو کر رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپس کے تعلقات کو خراب مت کرو۔ اور قرض دیتے یا لیتے وقت ہماری ان دو ہدایات کو ملحوظ رکھو۔ اول یہ کہ جب تم کسی سے قرض لو تو اس قرض کی ادائیگی کا وقت مقرر کر لو۔ دوئم روپیہ کا لین دین ضبط تحریر میں لے آؤ۔ اس شرط کا ایک بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ اس طرح مقروض کو احساس رہتا ہے کہ فلاں وقت سے پہلے پہلے میں نے قرض ادا کرنا ہے اور وہ اس کی ادائیگی کے لئے جدوجہد کرتا رہتا ہے اور پھر ایک اور فائدہ یہ ہے کہ قرض لینے والا ایک معین میعاد تک اطمینان کی حالت میں رہتا ہے۔ اور اسے یہ خدشہ نہیں رہتا کہ نہ معلوم قرض دینے والا مجھ سے کب اپنے روپیہ کا مطالبہ کر دے۔ غرض اس میں دینے والے کا بھی فائدہ ہے اور لینے والے کا بھی۔ قرض دینے والے کا فائدہ تو یہ ہے کہ مثلاً ایک مہینہ کا وعدہ ہے تو وہ ایک مہینہ کے بعد جا کر طلب کرے گا۔ یہ نہیں کہ اس کو روز روز پوچھنا پڑے اور قرض لینے والے کا فائدہ یہ ہے کہ جب وہ قرض لینے لگے گا تو سوچے گا کہ میں جتنے عرصہ میں ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں اتنے عرصہ میں ادا بھی کر سکوں گا یا نہیں۔ اس کے علاوہ یہ شرط اس لئے بھی عائد کی گئی ہے کہ بعض کمزور لوگ اعتراض کر سکتے تھے کہ ہم سود پر روپیہ اس لئے دیتے ہیں کہ قرض لینے والے کو اس کی ادائیگی کا فکر رہتا ہے۔ اور وہ کوشش کرتا ہے کہ جلد اس قرض سے سبک دوش ہو جاؤں۔ لیکن اگر سود نہ لیا جائے تو اسے ادائیگی کا احساس نہیں رہتا۔ اس وسوسہ کے ازالہ کے لئے فرمایا کہ جب تم ایک دوسرے کو قرض دو تو معاہدہ لکھوا لیا کرو۔ کہ فلاں وقت کے اندر اندر ادا کروں گا۔ تاکہ تمہارا روپیہ بھی محفوظ رہے اور دوسرے شخص کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس رہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اگر قرض (کسی خاص مدت کے لئے) ہو تو لکھ لیا کرو اور اگر نہ ہو تو بے شک نہ لکھو۔ اس لئے کہ جب کوئی شخص کسی کو قرض دیتا ہے تو بہرحال ایک اجل مسمّٰی کے لئے ہی دیتا ہے۔ خواہ وہ معیاد تھوڑی ہو یا بہت۔ اس کے بعد وہ اسے وصول کرنے کا حق دار ہوتا ہے۔ یہ تو کبھی نہیں ہوا۔ کہ کسی نے دوسرے کو قرض دیا ہو اور پھر اس کے واپس لینے کا اس کے اندر کوئی احساس ہی نہ ہو۔ ہدیتہ "یا امداد کے رنگ میں کسی کو کوئی رقم دی جائے تو وہ ایک علیحدہ امر ہے۔ لیکن جس چیز پر قرض کے لفظ اطلاق ہو گا وہ بہرحال (ایک وقت مقررہ) کے لئے ہی ہوگی۔ خواہ زبان سے کوئی میعاد مقرر کی جائے یا نہ کی جائے۔ ہاں اگر خاص وقت کے لئے قرض نہیں بلکہ یونہی ایک دو گھنٹہ کے لئے یا ایک دو دن کے لئے ہے تو ایسی صورت میں اگر نہ لکھا جائے تو کوئی (دینی) گناہ نہیں۔

افسوس ہے کہ ( ) ان دونوں باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ یعنی نہ تو قرض دیتے وقت دوستی اور محبت کے نکتہ نگاہ سے کوئی مدت مقرر کرتے ہیں بلکہ کہہ دیتے ہیں کہ جب جی چاہے دے دینا اور نہ اسے ضبط تحریر میں لاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بعد میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور انہیں اس کے تلخ نتائج سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

(اور لکھنے والا تمہارے درمیان عدل سے لکھے)

تیسرا حکم یہ دیا کہ لکھنے والا کوئی اور شخص ہو۔ قرض دینے والا یا لینے والا نہ لکھے۔ بلکہ ایک غیر شخص ہو جو عدل اور انصاف کے ساتھ لکھے۔ یعنی اپنی طرف سے اس معاہدے میں کوئی بات نہ ملائے بلکہ وہی کچھ لکھے جس کے لکھنے کا اسے حکم دیا گیا ہے۔ پھر کاتب کو حکم دیا کہ وہ لکھنے سے انکار نہ کرے۔ بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے سکھایا ہے۔ اسی طرح اسے چاہئے کہ وہ لکھے۔ یا یہ کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے لکھنا سکھایا ہے وہ لکھنے سے انکار نہ کرے۔ (جیسا اسے سکھایا گیا ہے)۔ کے دونوں معنے ہو سکتے ہیں یہ بھی کہ جتنا ہنر اسے حاصل ہو اس کے مطابق لکھے۔ اور یہ بھی کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے اس پر فضل کیا ہے اسے بھی چاہئے کہ وہ لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ یہ نہ ہو کہ وہ انکار کر دے اور ضرورت مند قرض نہ ملنے کی وجہ سے پریشان ہو۔

چوتھا حکم یہ دیا کہ جس کے ذمہ حق ہو وہ املاء کروائے۔ یعنی روپیہ لینے والے کو چاہئے کہ وہ خود تحریر لکھوائے۔ اس میں ایک بہت بڑی حکمت ہے۔ بظاہر تو یہ چاہئے تھا کہ روپیہ دینے والا لکھوائے۔ مگر یہ حکم نہیں دیا بلکہ اس کی ذمہ داری قرض لینے والے پر رکھی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ روپیہ لینے والے کی ضرورت روپیہ مل جانے کی وجہ سے پوری ہو جاتی ہے۔ وہ اس وقت اپنے اندر خوشی کی ایک لہر محسوس کرتا ہے۔ اور روپیہ کی طرف سے لاپرواہ ہو جاتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ بعد

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

بعض لوگوں کو بستر پر لیٹتے ہی فوراً نیند آجاتی ہے اور بعض لوگ اگر صحن میں ہوں تو اختر شماری کرتے ہیں اور اگر کمرے کے اندر ہوں تو آنکھیں موند کر سوچتے رہتے ہیں اور یہ سوچ ان کے ذہن پر خاصا بوجھ بن جاتی ہے- اور نیند نہیں آتی بعض لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں یا کوئی اجلاس ہو رہا ہو تو انہیں اونگھ آنے لگتی ہے بلکہ بعض اوقات وہ ایک طرف کو لڑھک بھی جاتے ہیں- اور جب ایسا ہوتا ہے تو فوری طور پر ان کی زبان پر یہ کلمہ آتا ہے کچھ بات نہیں- بات تو واقعی کچھ بھی نہیں لیکن آپ سو گئے اور اپنے آپ کو ضبط میں نہ رکھ سکے اس کے نتیجہ میں آپ گر بھی گئے- بعض اوقات پاس بیٹھنے والوں سے سر ٹکراتا ہے اور انہیں چوٹ بھی لگتی ہے-

کہتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے ایک سیاہ پٹی اپنے پاس رکھی ہوتی ہے کام کرتے کرتے جب وہ چاہتے ہیں وہ پٹی آنکھوں پر باندھ لیتے ہیں اور سو جاتے ہیں- ویسے اس بات کا ہمیں بھی تجربہ ہوا کہ ہوائی جہاز میں انہوں نے سیاہ پٹیاں دیں کہ آنکھوں پہ باندھ لیں تو کچھ تھوڑی سی نیند آجائے گی اور تھوڑا سا سکون ہو جائے گا- آپ نے سنا ہو گا یا شاید آپ کو اس بات کا تجربہ بھی ہوا ہو کہ اگر آپ ایک ملک سے دوسرے ملک میں جاتے ہیں اور ان دونوں ملکوں کے وقت میں خاصا فرق ہوتا ہے تو آپ دو چار دن جاگنے کے وقت سو جاتے ہیں اور سونے کے وقت جاگتے رہتے ہیں- کہتے ہیں کہ ابھی یہاں کے وقت سے ہم آہنگی نہیں ہوئی- یہ سب نیند کی باتیں ہیں-

ہم ایک عرصے سے یہ سنتے چلے آئے ہیں کہ روس میں سائنس دان یہ کوشش کر رہے ہیں کہ انسانی زندگی میں سے نیند کو خارج کر دیا جائے ان سائنس دانوں کے متعلق تو ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ وہ کیا کچھ کر پائے ہیں لیکن امریکہ میں فلوریڈا کے سائنس دانوں نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ ہمارے دماغ میں ایک ایسا مادہ ہے جو باقی دماغ پر مستولی ہو جاتا ہے اور ہمیں سلا دیتا ہے- اس سلسلے میں کئی تجربات کئے گئے ہیں- مثلاً ایک یہ تجربہ بھی کیا گیا ہے کہ بعض جانور (پرندے) ایسے ہیں جو رات کو سوتے نہیں- اسی مادے کا ایک سنتھیٹک ٹیکہ بنا کر جب انہیں لگایا گیا تو انہیں نیند آگئی- گویا کہ یہ مادہ ایسا ہے جو ہمارے ذہن کو گویا کہ ساکت کر دیتا ہے- خاموش کر دیتا ہے- سلا دیتا ہے- عام طور پر ہم سونے کو عادت کے ساتھ منسلک کرتے ہیں اور تھکان کے ساتھ بھی- انسان بہت زیادہ تھک جائے اور اسے نیند آجائے تو یہ نیند خاصی گہری ہوتی ہے اور دوسرے لوگ بھی کہتے ہیں سو لینے دو بیچارہ بہت تھک ہار کر سویا ہے- ابھی نہ جگائیں- یا جیسا کہ عادت کی بات کی گئی ہے- کہ بیٹھے بیٹھے نیند آجائے کسی اجلاس میں جہاں کسی بات پر توجہ مرکوز کی وہیں نیند آنے لگی- لیکن یہ بات کبھی ذہن میں نہیں آئی تھی اور یہ تو دراصل سائنسی تحقیق ہی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے دماغ میں ایک مادہ ایسا ہے جو دماغ کے باقی حصہ پر مستولی ہو جاتا ہے اور نتیجۃً ہمیں نیند آجاتی ہے- بلکہ جو نہیں سوتے انہیں بھی سلا دیتا ہے-

نیند کے متعلق تحقیق کرنے والے سائنس دان یہ بھی کہتے ہیں کہ دماغ کا یہ مادہ جس کا نیند سے تعلق ہے انسان میں موٹاپا بھی پیدا کرتا ہے- شائد اسی لئے فربہ آدمیوں کو نیند جلدی آجاتی ہے اور جب وہ سوتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ بے سدھ ہو کر سو رہے ہیں- یعنی وہی مادہ جو سلاتا ہے اور جس نے انہیں فربہ بنا دیا ہے وہ خوب زور زور سے کام کرتا ہے اور فربہ لوگوں کو خاصی گہری نیند سلا دیتا ہے-

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ دنیا بھر میں ایسے لوگ جنہیں نیند نہیں آتی چاہے عام طور پر یا خاص حالات میں وہ نیند آور دوائیں استعمال کرتے ہیں- یورپ اور امریکہ کے متعلق ایک خاص بات جو کہی جاتی ہے یہ ہے کہ وہ دوائی ایجاد کرتے ہیں تو اسے خوب خوب دنیا میں پھیلا دیتے ہیں اور جب اس کی خاصی بکری ہو جاتی ہے تو چند سالوں کے بعد ایک نئی تحقیق سامنے آجاتی ہے کہ یہ دوائی مفید نہیں بلکہ مضر ہے- اس لئے اس کا استعمال نہ کیا جائے- بعض لوگ تو یورپ اور امریکہ پر "بدظنی" کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ان کا ایسا طریق کار ہے جس سے وہ دنیا کو بیوقوف بناتے ہیں- خدا جانے حقیقت کیا ہے- لیکن ایک عرصہ تک خواب آور گولیاں کھلانے کے بعد اب ان سائنس دانوں نے کہا ہے کہ خواب آور گولیاں ہرگز نہیں کھانی چاہئیں- یہ نقصان دہ ہیں نیند تو بے شک آجاتی ہے لیکن جسم کے نظام میں خلل ڈالتی ہیں اور صحت برباد کر کے رکھ دیتی ہیں- سائنس دانوں نے نیند آور گولیاں کھا کر نیند کا حاصل کرنا نامناسب سمجھا ہے اور اسے ایک مہنگا عمل قرار دیا ہے- مہنگے سے یہ مراد نہیں کہ اس پر پیسے زیادہ لگتے ہیں بلکہ مہنگے سے مراد یہ ہے کہ انسانی جسم کا نظام متاثر ہوتا ہے اور پھر کئی اور بیماریوں کا علاج کروانا پڑتا ہے- گویا کہ نیند کے لئے تھوڑی سی گولیاں کھائیں اور کئی بیماریاں مول لے لیں- اور پھر ان کا علاج کروانا پڑا-

بہرحال یہ تحقیق ہے نیند کے متعلق' سائنس دان تو کبھی نہیں کہتے کہ تحقیق مکمل ہو گئی ہے- کیونکہ ایک پہلو کے بعد دوسرا پہلو اور ایک زاویے کے بعد دوسرا زاویہ' اس تحقیق کے متعلق بھی وہ یہی کہتے ہیں کہ ابھی تک نامکمل ہے لیکن جو کچھ اس سلسلے میں علم ہو چکا ہے وہ یقیناً حتمی ہے-

اخبارات کے نام

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۶ جون ۱۹۹۵ء کے شمارے میں جلیل الرحمان لاہور سے کہتے ہیں-

"اگرچہ رحمت اور سلامت مسیح کے مقدمے کا سیشن کورٹ سے فیصلہ ہو چکا ہے- اور ان کی اپیل لاہور ہائی کورٹ میں منظور کی جا چکی ہے- اور وہ بری قرار دیئے جا چکے ہیں- لیکن ابھی ۵۰۰ سے زیادہ مقدمات جن کا تعلق توہین رسالت سے ہے مختلف عدالتوں میں کئی سالوں سے فیصلے کے منتظر ہیں-

سلامت اور رحمت مسیح کے مقدمے کو دنیا بھر کی ابلاغ عامہ کی طرف سے توجہ ملی جبکہ انہیں سیشن کورٹ لاہور نے موت کی سزا دے دی- انہوں نے نہ صرف اس بات کو ترجیح دی کہ لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کریں بلکہ متعدد انسانی حقوق کی پاسداری کرنے والے اداروں کی توجہ بھی حاصل کر لی- البتہ یہ بات دلچسپ ہے کہ مختلف شقوں کے ماتحت احمدیہ جماعت کے افراد کے خلاف توہین رسالت کے جو مقدمات درج ہوتے ہیں یا درج ہو چکے ہیں ان کا مختلف عدالتوں نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا-

سلامت اور رحمت مسیح کو موت کی سزا ٹرائل کورٹ نے دی تو وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ انہیں اس فیصلے سے دھچکا لگا ہے- ان کی اپیل ہائی کورٹ کے بنچ کے ذریعے باری سے پہلے سنی گئی اور روزانہ سنی جاتی رہی اور اس کا جلد ہی فیصلہ کر دیا گیا- البتہ اس کے بالمقابل احمدیہ جماعت کے افراد پر توہین رسالت کے مقدمات کا معاملہ جداگانہ ہے- پولیس نے ۲۴۳۲ احمدیوں کو ۶۴۵ مقدمات میں ملوث کیا- جن میں سے ۵۰۰ سے کچھ زیادہ مقدمات پی- پی- سی- سیکشن ۲۹۵ سی یعنی توہین رسالت کے سلسلے میں ہیں- جن کی سزا لازمی طور پر موت ہے- گزشتہ سال ۸- احمدیوں کو غیر معروف لوگوں نے قتل کر دیا تھا- ان میں رانا عبدالستار اور احمد نصراللہ خان (لاہور) عبدالحفیظ اور وسیم احمد (سمن آباد فیصل آباد) ڈاکٹر نسیم بابر (اسلام آباد) عبدالرحمان باجوہ ایڈووکیٹ اور سلیم احمد پال (کراچی) اور دلشاد حسین ابڑو (لاڑکانہ) میں تھے- راجہ غالب احمد اور چوہدری حمید نصراللہ جو احمدیہ جماعت کے نمائندے ہیں نے بتایا کہ گزشتہ سال چار ایسے واقعات بھی ہوئے جبکہ ان کی جماعت کے افراد پر حملے کئے گئے- جن احمدیوں پر الزام لگائے گئے ان میں ریاض احمد اور ان کا بیٹا اور دو بھتیجے چک نمبر ۱۵ ڈی- بی- میانوالی نے ضمانت کے لئے درخواست دی لیکن ان کی ضمانت رد کر دی گئی- اسی طرح میاں اقبال احمد (راجن پور) چوہدری نثار احمد آف جمن اور ڈاکٹر ممتاز علی خاں آف الہ آباد راجن پور کی ضمانتیں بھی متعلقہ عدالتوں نے نہیں لیں- مبارک احمد ناصر- احسان اللہ چیمہ- عاصف جاوید- گوئٹہ- کو ایک سال کے لئے قید بامشقت اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کیا گیا- ان کے خلاف سیکشن ۲۹۸ سی پاکستان پینل کوڈ لگایا گیا تھا- احمدیہ جماعت کے افراد حمید اللہ باجوہ' نثار احمد' اور محمد شریف چوہدری' (لودھراں) کو بھی ایڈیشنل سیشن جج لودھراں نے قید کی سزا دی- ایڈیشنل سیشن جج موصوف نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ مسلمان خدا تعالیٰ کی توحید میں شراکت برداشت کر سکتے ہیں لیکن رسول کریم ﷺ کی ذات میں شراکت برداشت نہیں کر سکتے-

اخبار دی نیوز کو جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق ۶۴۵ سے بھی کسی قدر زیادہ مقدمات ملک میں فیصلہ ہونے والے ہیں- یہ مقدمات احمدیہ جماعت کے افراد کے خلاف قائم کئے گئے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے' اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے سلسلے میں ۱۱۳ مقدمات جن میں ۳۶۳- افراد پر الزام لگا ہے- کلمہ مقدمات کی تعداد ۲۰۱ ہے اور ۷۲۲- افراد ان میں ملوث ہیں- تبلیغ کرنے کے سلسلے میں ۱۰۶ مقدمات ہیں اور ۳۷۵- افراد ان مقدمات میں ملوث ہیں اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کے ۳۸ مقدمات ہیں اور ۹۷ لوگ ملوث ہیں- اذان دینے کے ۱۷ مقدمات ہیں- اور ۳۶- افراد اس میں ملوث ہیں- لٹریچر تقسیم کرنے کے مقدمات کی تعداد ۱۱- ہے اور ان میں ۲۷- افراد ملوث ہیں- مباہلہ کیس کے ۴۸ مقدمات ہیں اور ۱۴۷- افراد اس میں ملوث ہیں کسوف و خسوف کی پیش گوئی کے سلسلے میں تین مقدمات ہیں- اور ان میں ۵۰- افراد ملوث ہیں- صد سالہ جوبلی منانے کے سلسلے میں ۶- مقدمات ہیں اور ۲۷- افراد ان میں ملوث ہیں- قرآن مجید جلانے کے ۳ مقدمات ہیں اور ۵- افراد ان میں ملوث ہیں- نماز پڑھنے جہاں دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی تھی کا ایک مقدمہ ہے اور ۸۴- افراد اس میں ملوث ہیں- متفرق مقدمات ۹۸- ہیں اور ۴۹۹- افراد اس میں ملوث ہیں- گویا کہ کل مقدمات کی تعداد ۶۴۵ ہے اور ان میں ۲۴۳۲-

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

حضرت چوہدری برکت علی صاحب

حضرت چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال (پنشنر) کی وفات پر الفضل نے ۹- اپریل ۱۹۶۰ء کو لکھا:-

ربوہ ۸- اپریل نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری برکت علی خان صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) وکیل المال (پنشنر) کل مورخہ ۷- اپریل ۱۹۶۰ء بروز جمعرات ۴ بجے سہ پہر قریباً ۷۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے- ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے-

محترم چوہدری صاحب (وفات یافتہ) کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں شمولیت کا شرف حاصل تھا- آپ ۱۹۰۲ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے- اس کے بعد آپ نے تمام عمر خدمت سلسلہ میں بسر کی- اور نصف صدی سے زائد عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر میں شاندار خدمات بجالاتے رہے- ۱۹۳۸ء تک آپ نے صدر انجمن احمدیہ میں مختلف عہدوں پر کام کیا- اور آڈیٹر کے عہدے سے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید شروع ہونے پر حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے آپ کو اس کے مالی شعبے کا انچارج مقرر فرمایا- چنانچہ آپ نے ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۸ء تک بیک وقت آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ اور فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمات سرانجام دیں- بعد میں صدر انجمن سے ریٹائر ہونے پر مسلسل تحریک جدید میں فنانشل سیکرٹری کے عہدے پر فائز رہے- اور نہایت محنت جانفشانی اور شغف کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دے کر تحریک جدید کے مالی نظام کو مستحکم بنانے میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دیں اور بالآخر ۱۹۵۷ء میں وکیل المال کے عہدے سے ریٹائر ہوئے-

ریٹائر ہونے کے بعد بھی آپ خدمت سلسلہ میں مصروف رہے اور خاص اپنی نگرانی میں تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین کے ۱۹ سالہ حسابات پر مشتمل کتاب طبع کرائی- اس طرح آپ نے تقریباً تمام عمر خدمت سلسلہ میں بسر کر کے قربانی و ایثار' انتھک محنت اور سلسلہ کے ساتھ والہانہ عقیدت کی ایک شاندار مثال قائم کر دکھائی- جنازہ آج جمعہ کے بعد ادا کیا جائے گا- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محترم چوہدری صاحب (وفات یافتہ) کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو جنت میں خاص مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور محترم چوہدری صاحب (وفات یافتہ) کی اولاد کو اپنے بزرگ والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت سلسلہ کی توفیق عنایت فرمائے-

تدفین کے بعد الفضل مورخہ ۱۲- اپریل ۱۹۶۰ء میں یہ تحریر درج ہے-

ربوہ ۸- اپریل سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور دیرینہ خادم محترم چوہدری برکت علی خان صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) وکیل المال (پنشنر) کی نعش آج تیسرے پہر مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دی گئی- محترم چوہدری صاحب کل ۴ بجے سہ پہر اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے تھے- ہم اللہ ہی کے لئے ہیں-

آج بعد جمعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے مکان کے سامنے والے میدان میں چوہدری صاحب کا جنازہ پڑھایا- اور نعش کو کندھا دیا- اس جنازے کو یہ قابل رشک خصوصیت حاصل تھی کہ جمعہ کا مبارک دن تھا اور ہزارہا مقامی احباب کے علاوہ احمدی جماعتوں کے وہ نمائندگان کرام بھی اس میں شامل ہوئے جو ملک کے طول و عرض سے مجلس مشاورت میں شریک ہونے کے لئے ربوہ تشریف لائے ہوئے تھے-

جنازہ کے بعد آپ کی نعش مقبرہ بہشتی میں لے جائی گئی جہاں پر رفقائے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قطعہ خاص میں اسے سپرد خاک کر دیا گیا- قبر کے تیار ہونے پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی-

جیسا کہ کل شائع ہو چکا ہے- محترم چوہدری صاحب (وفات یافتہ) کو نصف صدی سے زائد عرصے تک سلسلے کی نمایاں اور ممتاز خدمت کرنے کی توفیق ملی- آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ اور وکیل المال تحریک جدید کی حیثیت سے شاندار کام کرنے کے علاوہ آپ کو متعدد دیگر دینی کاموں کی سرانجام دہی کا بھی موقعہ ملا- چنانچہ دار الفضل قادیان اور دار الرحمت ربوہ میں پختہ اور وسیع "بیوت" تعمیر کرائیں اور ان کے لئے بڑی جانفشانی سے چندہ جمع کیا- پھر سیکرٹری دار الانوار کمیٹی قادیان کے طور پر کام کرتے رہے- سیکرٹری کشمیر ریلیف کمیٹی کے عہدہ پر تو آپ آخری دم تک فائز رہے- ۱۹۳۱ء میں حضرت امام جماعت الثانی نے آپ کو تحریک خاص کا انچارج بنایا چنانچہ آپ کو تین ماہ کی قلیل مدت میں ایک لاکھ روپیہ سے زائد روپیہ جمع کرنے کی توفیق ملی- آپ کے اسی اخلاص اور خدمت سلسلہ میں انہماک کا یہ نتیجہ تھا کہ حضرت صاحب نے ایک موقعہ پر آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"چوہدری برکت علی صاحب ان چند اشخاص میں سے ہیں جو محنت' کوشش اور اخلاص سے کام کرنے والے ہیں- اور جن کے سپرد کوئی کام کر کے پھر انہیں یاددہانی کی ضرورت نہیں ہوتی- احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب (وفات یافتہ) کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے- پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے- اور آپ کی اولاد کو جو پانچ بیٹوں اور بیٹیوں پر مشتمل ہے آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے-

الفضل مورخہ ۱۴- اور ۲۷- اپریل ۱۹۶۰ء میں صدر انجمن احمدیہ قادیان' تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے قراردادہائے تعزیت شائع ہوئی ہیں- موخر الذکر تعزیت میں بیوت (بیرون) کی تعمیر کے لئے چوہدری صاحب کی غیر معمولی اور پرجوش خدمات کی بھی تعریف کی گئی ہے- اور یہ امر جنت میں مکان بنانے کا موجب ہوتا ہے-

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے محترم چوہدری برکت علی صاحب کے متعلق الفضل میں تحریر فرمایا:-

"جیسا کہ احباب کو الفضل سے علم ہو چکا ہے چوہدری برکت علی خان صاحب سابق وکیل المال وفات پا گئے ہیں (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں) چوہدری صاحب (وفات یافتہ) جو غالباً گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے تھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے- اولاً انہوں نے قادیان میں آکر کچھ عرصہ اخبار الحکم میں کام کیا اور پھر صدر انجمن احمدیہ کے عملہ میں شامل ہو کر ہمیشہ کے لئے نوکر شاہی بن گئے- اور اس خدائی نوکری کو انہوں نے زائد از پچاس سال اس اخلاص اور جان نثاری' وفاداری اور محنت سے نبھایا جو ہر احمدی کے لئے قابل رشک ہے- میں نے ایسے بے ریا اور جان فشانی سے کام کرنے والے بہت کم لوگ دیکھے ہیں- مجھے امید ہے کہ خدا انہیں اس پاک گروہ میں داخل فرمائے گا- جن کے متعلق وہ فرماتا ہے کہ ان میں سے وہ بھی ہیں جو اپنا کام ختم کر چکے- وہ انتہائی عمر تک جبکہ وہ ۸۰ سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے- اس والہانہ جذبے کے ساتھ کام کرتے تھے- کہ دل سے دعا نکلتی ہے- ان کا آخری خاص کارنامہ پانچ ہزار مجاہدین تحریک جدید کی کتاب کی تیاری اور اشاعت تھی- ابھی چار پانچ دن کی بات ہے- جبکہ وہ بے حد کمزور ہو چکے تھے- اور گویا ان کے آخری سانس تھے- انہوں نے میاں عزیز احمد صاحب ایم-اے- ناظر اعلیٰ کی زبانی مجھے یہ پیغام پہنچایا کہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی وفات سے جو خلاء دعوت الی اللہ کے میدان میں پیدا ہوا ہے اسے جس طرح بھی ممکن ہو پورا کرنے کی کوشش کی جائے- تاکہ سلسلہ کے دعوت الی اللہ کے کام میں روک نہ پیدا ہو- میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری برکت علی خان صاحب (وفات یافتہ) کو جنت ۴-) میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے- اور جماعت کو ان کا بدل عنایت کرے- آمین- یا ارحم الراحمین-

چوہدری صاحب کو جنازہ بھی ایسا نصیب ہوا جو بہت کم لوگوں کو میسر آتا ہے- کیونکہ ایک تو جمعہ تھا- دوسرے مشاورت کی وجہ سے بیرونی مہمان بھی بڑی کثرت سے آئے ہوئے تھے-

---

بقیہ صفحہ ۴

افراد ملوث ہیں- احمدیہ جماعت کے نمائندے نے بتایا کہ ۱۹۹۲ء میں جب سے وفاقی شریعت کورٹ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ توہین رسالت کی سزا ۲۹۵- سی- کے ماتحت صرف اور صرف موت ہو گی- الزام لگانے والوں نے اب یہ بات شروع کر دی ہے کہ وہ ایف آئی آر میں توہین رسالت کی شق بھی لکھوا دیتے ہیں- حکومت پاکستان نے فیڈرل ایم- پی پارلیمنری سیکرٹری برائے برطانوی پارلیمنٹ کو بتایا ہے کہ مذہبی اقلیتوں کے افراد کو حراست میں پاکستان میں لیا جانا اتنا عام نہیں ہے اور دستور پاکستان ان لوگوں کو پوری حفاظت دیتا ہے اور ان کے حقوق دیتا ہے- نہ صرف مذہب کے بلکہ نسل کے اور مسلک کے بھی- احمدیوں کے بعض اعمال ایسے ہیں جو دوسرے مسلمانوں سے مشابہت رکھتے ہیں- اور اس سے پبلک آرڈر اور حفاظت کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے اس لئے ان مذہبی باتوں کو منظم کرنے کی ضرورت ہے اور ایسا اسمبلی اور انتظامیہ کے ماتحت کیا جاتا ہے تاکہ فرقہ وارانہ فساد نہ ہو- یہ بھی بتایا گیا کہ آرڈیننس ۲۰ میں جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں وہ عالمی حقوق انسانی کی پاسداری کے مطابق ہیں اور پاکستانی دستور اور قانون کے بھی مطابق ہیں-

مولوی احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم کی شکایت پر توہین رسالت کے ۶- کیس پولیس نے رجسٹر کئے ہیں- یہ بات کہ ان کا فیصلہ نہیں کیا جا رہا- اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ کسی وجہ سے حکومت ان کے فیصلے میں دلچسپی نہیں لے رہی- جبکہ دستوری حقوق کے مطابق ہر شخص کا حق ہے کہ اس کے متعلق فیصلہ کیا جائے کہ اس نے جرم کیا ہے یا نہیں- یہ حق ہر شخص کو ملنا چاہئے- وہ چاہے کہیں ہو اور چاہے کوئی ہو- لیکن اس وقت وہ پاکستان میں موجود ہو-

---

جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بوسنیا میں مسلمانوں کی فتوحات

بوسنیا کے مسلمانوں نے چند ہفتے قبل اپنے دارالحکومت سارایے وو کا محاصرہ ختم کرانے کے لئے جو باقاعدہ حملہ کیا تھا اس میں ان کو نمایاں کامیابی حاصل ہو رہی ہے اور اب تک ۱۵۰ مربع کلومیٹر رقبہ دشمن کے قبضے سے آزاد کرایا جا سکا ہے۔ طزلہ کے اطراف میں بوسنین مسلمانوں نے کئی سڑکوں کو آزاد کرا کے آمدورفت کے لئے کھول دیا ہے۔ سارایے وو کا محاصرہ ختم کرانے کے لئے بوسنین مسلم افواج کا حملہ جاری ہے۔

بوسنین قوم کی دلیری اور بہادری اور سخت جانی ایک ضرب المثل کے طور پر مشہور ہو رہی ہے۔ جس طرح سے اس قوم کو سربوں نے ختم کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ اور جو جو مظالم بوسنین مسلمان مرد اور عورتوں پر روا رکھے گئے ان کو صرف سن کر ہی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور جن پر یہ بیتی ہے ان کا صبر اور حوصلہ تو واقعی بے مثال ہے۔

عرصہ تین سال سے یہ جنگ جاری ہے۔ بوسنین مسلمانوں نے ایک علیحدہ وطن کے حصول میں جو قربانیاں دی ہیں وہ آج کے جدید دور میں ایک نمونہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ سربوں نے جو قتل عام کیا مظالم کئے عورتوں کی عزتوں کو داغدار کیا۔ وہ بھی موجودہ دور میں ظلم کی علامت بن چکے ہیں بوسنین سربوں نے ایک عرصے تک مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ ان کے لیڈر راڈووان کراڈزک نے پوری کوشش کی کہ بوسنیا کے لوگوں کو صفحہ ہستی سے مٹا کر معدوم کر دیا جائے۔ مگر بوسنین مسلمانوں نے غیر معمولی سخت جانی کا مظاہرہ کیا اور سربوں کا حصہ بننے سے صاف انکار کر دیا۔

حال ہی میں بوسنیا کے مسلمانوں نے اپنی صفوں کو دوبارہ منظم کیا ہے۔ اور پورے عزم کے ساتھ سارایے وو کا محاصرہ ختم کرانے کے لئے اپنی فوجوں کو لے کر سارایے وو سے باہر آئے اور سربوں سے جنگ چھیڑ دی۔ اب جو خبریں مل رہی ہیں ان کے مطابق مسلمانوں کا پلہ بھاری ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کا التوا؟

بھارتی فوج نے شدید ظالمانہ ہتھکنڈے استعمال کر کے کشمیر کے شہریوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ بھارت نے بڑے زور و شور سے اعلان کیا کہ کشمیر میں انتخابات کروائے جائیں گے۔ اس کے لئے تیاریاں شروع کر دی گئیں لیکن جب تیاری کے انتظامات کی نگرانی کے لئے ریٹرننگ افسروں کا اجلاس بلایا گیا تو اکثریت غیر حاضر تھی۔ اور ان کی حاضری کا بھی امکان کوئی نہیں تھا۔ مقبوضہ وادی میں مجاہدین نے اپنی سرگرمیاں بھی تیز کر دیں۔ چنانچہ چارو ناچار بھارتی حکومت کو اعلان کرنا پڑا کہ انتخابات کے لئے فضا سازگار نہیں۔

ڈنمارک کے ایک اخبار پولیکن کی سیاسی تبصرہ نگار خاتون نے لکھا ہے کہ بھارت اپنے تمام تر جابرانہ اور استعماری ہتھکنڈوں کے باوجود کشمیریوں کی آزادی کی تڑپ کو نہ تو دبا سکا ہے اور نہ ہی مستقبل میں وہ کبھی ایسا کر سکے گا۔ تبصرہ نگار خاتون نے کہا کہ بھارت کے لئے بھی موقع ہے کہ وہ حالات کا رخ دیکھ کر ہٹ دھرمی چھوڑ کر اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد کا کوئی راستہ نکالے۔ بھارت بے شک دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے جتنے بھی طریق کار اپنا لے کشمیری عوام آزادی حاصل کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ مقبوضہ وادی میں بھارتی فوج کے ۷ لاکھ جوانوں کی موجودگی میں ہونے والے کوئی بھی انتخابات آزادانہ نہیں کہلا سکتے۔ بھارت کشمیریوں کے بائیکاٹ کے بعد اپنی کٹھ پتلی حکومت بنوا بھی لے تو اس امر کا خدشہ ہے کہ یہ اسمبلی بھی مجاہدین کے خوف سے علیحدگی یا خود مختاری یا پاکستان سے الحاق کی تجویز پر قرارداد منظور کر کے بھارت کو عالمی برادری میں ذلیل و رسوا کر سکتے ہیں۔

ادھر سات بڑے ملکوں جی سیون کے اجلاس میں کشمیر کے مسئلے کا ذکر کیا گیا اور کشمیر کی صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کے حل پر زور دیا گیا۔ دنیا کے سات بڑے اور امیر ممالک کا اس طرح کشمیر کے مسئلے پر عالمی فورم پر ذکر کرنا درحقیقت کشمیر کے مجاہدین کی فتح ہے۔

فلسطین اسرائیل بات چیت

فلسطینیوں اور اسرائیلی حکومت کے درمیان جو بات چیت جاری تھی وہ کسی فیصلے پر پہنچے بغیر ہی ختم ہو گئی ہے۔ اس سے یکم جولائی تک کسی سمجھوتے پر پہنچنا اب ممکن نظر نہیں آ رہا۔ یہ بات اسرائیل فلسطین معاہدے میں طے پائی تھی کہ یکم جولائی سے پہلے پہلے دونوں فریق مسائل کے حل کے سلسلے میں اتفاق رائے کر لیں گے۔ جو اہم مسائل زیر بحث ہیں ان میں اسرائیلی فوجیوں کی واپسی اور خود مختاری والے فلسطینی علاقے میں عام انتخاب۔ دونوں فریق ایک دوسرے پر الزامات عائد کرتے ہیں کہ وہ مذاکرات میں بے لچک رویہ کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اس طرح سے مذاکرات کو ناکام بنا دیتے ہیں۔

تنظیم آزادی فلسطین اور اسرائیل نے گزشتہ منگل کے روز پی ایل او کو مغربی کنارے میں اقتدار سونپنے کے سلسلے میں طریق کار کے متعلق جو گفتگو شروع کی تھی وہاں سب سے بڑی مشکل یہ پیش آ رہی تھی کہ اسرائیلی فوجیوں کو اس علاقے سے کس طرح نکالا جائے۔ جمیل تعریفی جو تنظیم آزادی فلسطین کی ۲۱ رکنی ٹیم کے سربراہ تھے نے اس موقعہ جو گفت و شنید ہوئی وہ فلسطین کی زراعت پر کنٹرول حاصل کرنے کے سلسلے میں تھی۔ اسی طرح پانی، بجلی، ٹیلی کمیونی کیشنز اور پبلک ورکس بھی زیر بحث آئے۔ گزشتہ ہفتہ بھی اسرائیلیوں اور فلسطینیوں نے اس بات چیت کا ایک دور کیا تھا۔ اس میں ایندھن، ڈاک کی سروسز، انشورنس، محنت، تجارت، اور انڈسٹری کے متعلق اعداد و شمار پیش کئے گئے تھے اور بتایا گیا تھا کہ صنعت اور تجارت کے متعلق دونوں کا اتفاق ہو گیا ہے۔

اگرچہ اقتدار کی منتقلی میں کچھ نہ کچھ پیش رفت تو ہو رہی ہے لیکن اسرائیلی فوجوں کے وہاں سے نکالے جانے کے متعلق جو بحث چھڑی ہوئی ہے اس کی وجہ سے پوری طرح اقتدار منتقل نہیں ہو رہا۔ مسٹر تعریفی نے کہا کہ یکم جولائی تک یہ معاملہ طے پا جانا چاہئے تھا کیونکہ مغربی کنارے کے متعلق فیصلہ یہ ہے کہ فلسطینی اس تاریخ تک پورا اقتدار حاصل کر لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اب فوجیوں کو اپنے دوسرے علاقوں میں بھی متعین کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے اسرائیل پر الزام لگایا کہ وہ معاملات میں زیادہ بہتر طریق پر پیش رفت کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور کئی ایسی باتیں بیچ میں آ جاتی ہیں جن کا تسلیم کرنا ممکن نہیں۔

پاکستان کے جعلی پاسپورٹ

پاکستان کے سفیر برائے کویت کرامت اللہ خان غوری نے گزشتہ منگل کے روز کہا کہ کویت میں پاکستانیوں کے ایک ایسے گروہ کا پتہ چلایا گیا ہے جو جعلی پاسپورٹ جاری کرتے ہیں اور خاص طور پر ان لوگوں کو دیتے ہیں جنہیں کسی ملک کی شہریت حاصل نہیں عرب ٹائمز جو انگریزی کا اخبار ہے نے اپنے ایک مضمون میں یہ بتایا تھا کہ امیگریشن کے افسروں نے ایک پاکستانی قومیت رکھنے والے شخص کو کویت کے ایئرپورٹ پر حراست میں لے لیا۔ اس کے پاس چار پاکستانی پاسپورٹ تھے جو ایسے لوگوں کے لئے جاری کئے گئے تھے جن کا پاکستان سے کوئی تعلق نہیں۔ دو روز کے بعد اس شخص کو تو حراست سے رہا کر دیا گیا لیکن یہ پاسپورٹ پاکستانی سفارت خانے کو دے دیئے گئے۔ سفیر مذکور نے کہا کہ یہ پاسپورٹ اسلام آباد بھیج دیئے جائیں گے تاکہ وہ تحقیق کر سکیں کہ ایسا کون لوگ کرتے ہیں۔ اس بات کا انہیں شبہ ہے کہ پاکستان اور کویت میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو پاکستان کا نام بدنام کرنے کے لئے جعلی پاسپورٹ جاری کرتے ہیں۔

عرب ٹائمز نے یہ بھی کہا ہے کہ جس پاکستانی سے یہ پاسپورٹ ملے ہیں اس کا نام ابھی ظاہر نہیں کیا گیا تاکہ اس کے گروپ کو جس کا صوبہ سرحد سے تعلق ہے آسانی سے پکڑا جا سکے۔ یہ پاسپورٹ پشاور پاسپورٹ کے دفتر سے جاری کئے گئے تھے۔

صدر ربانی کا حملہ

بتایا گیا ہے کہ افغانستان کے وسطی صوبے کے دارالحکومت بامیان پر صدر برہان الدین ربانی نے منگل کے روز حملہ کر کے اسے اپنے قبضے میں کر لیا۔ وہ لوگ جو بامیان کو صدر برہان الدین کی فوجوں کے خلاف اپنے پاس رکھنے کی کوشش کر رہے تھے اور کہا جا سکتا ہے کہ بامیان کا دفاع کر رہے تھے ان سب کو اس علاقے سے نکال دیا گیا ہے۔ اگرچہ افغانستان سے آنے والے ہر بیان کو ثقہ تو نہیں کہا جا سکتا لیکن بہرحال جب جیسی بھی خبر آتی ہے اخبارات پیش کر دیتے ہیں۔ یہ بات وزارت دفاع نے بامیان کے متعلق کہی ہے۔ اس علاقے میں شیعہ حزب وحدت کے دھڑے کا کنٹرول ہو گیا تھا۔ لیکن برہان الدین کی فوجوں نے واپس لے لیا اور بہت سے لوگوں کو جنگی قیدی بنا لیا۔ جو فوج حملہ کر رہی تھی وہ ایسے شیعہ لوگوں کی تھی جو ربانی کا ساتھ دے رہے ہیں اور جنہیں حرکت اسلامی اور حزب وحدت کہا جاتا ہے اور ان دونوں کو ملا کر ان کا نام اکبری گروپ رکھا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ احمد شاہ مسعود کی جمعیت اسلامی کی فوجیں بھی شامل ہیں۔ بامیان کا ہاتھ سے نکل جانا ازبک جنرل عبدالرشید دوستم کے لئے ایک بہت بڑا دھچکا ہے۔ ۱۹۹۴ء کے جنوری کے مہینہ سے دوستم اس کوشش میں مصروف ہے کہ ربانی کی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے۔

مالاکنڈ کی بغاوت

مالاکنڈ میں حال ہی میں جو ٹیکس کے خلاف بغاوت پیدا ہوئی تھی اس کے متعلق صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ وہاں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی جائے گی وہاں پر عدلیہ کے انتظام کو بہتر کیا جائے گا۔ لیکن انہوں نے ساتھ ہی متنبہ کیا کہ کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ

قانون کو اپنے ہاتھ میں لے۔ صوبہ سرحد کی اسمبلی میں بیگم نسیم ولی خان کے اٹھائے گئے ایک نکتہ کے متعلق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تحریک نفاذ شریعت محمدی پر شروع ہی سے حکومت نظریں رکھے ہوئے ہے اور حکومت خاصے صبر سے کام لے رہی ہے۔ اور اپنے آپ کو بہت سے ضروری اقدامات سے روک کر رکھا ہوا ہے۔ اگرچہ وہاں اسلامی نظام قائم کر دیا گیا تھا لیکن اس اسلامی نظام کو لوگ اپنی مرضی کے مطابق ڈھال کر حکومت پر حملہ نہیں کر سکتے۔ وزیر اعلیٰ نے حزب اختلاف کے لیڈر کے بیان کو سراہا کہ جو لوگ مذہبی جذبات سے کھیل کر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں انہیں بہر صورت روکنا چاہئے تاکہ عوام الناس کو وہ بہلا پھسلا کر غلط راستے پر نہ لگا دیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت نے خاصی نرمی دکھائی ہے اور اس کے باوجود وہاں کے بعض لوگوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی۔ جیسا کہ پہلے خبروں میں یہ بات آچکی ہے وہاں کچھ لوگ ہلاک بھی ہوئے ہیں اور کئی ایک کو حراست میں بھی لیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۲

عبد الرشید صاحب پشاور کا انٹرویو

5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 ترجمۃ القرآن کلاس۔ نمبر ۶۴
7-05 نظم
7-10 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
7-30 کینیڈا اسپیکس۔ ہمارے دوستوں سے ملئے۔ حصہ پنجم
7-40 قصیدہ
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

جمعرات ۲۹- جون ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 طبی معاملات۔ فرسٹ ایڈ۔ ڈاکٹر مجیب الحق خان
4-25 اعلانات
4-30 اجتماع مئی ۱۹۹۵ء جرمنی سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ ڈاکومنٹری
6-00 ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۶۵
7-05 نظم
7-10 چلڈرنز کارنر۔ کوئز پروگرام از لاہور اطفال بمقابلہ ناصرات
8-05 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ محترمہ خالدہ صاحبہ اہلیہ عزیز احمد چک نمبر ۸۴ نہر فتح ضلع بہاولپور کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آپریشن کامیاب ہو گیا ہے بعارضہ بخار علیل اور کمزوری بہت ہے احباب مکمل صحت کے لئے دعا کریں۔

○ عزیزہ نداء النصر بنت مکرم چوہدری منصور احمد جاوید صاحب ۵۰/۱۷ دار الرحمت وسطی کی جو وقف نو میں شامل ہے کی آنکھ کا آپریشن راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔

احباب سے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

نہ ہو جائے ہم اللہ تعالیٰ سے اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ہم اس کی نعمتوں اور فضلوں سے محروم نہ ہو جائیں۔ ہم اس بات سے خوف کھاتے ہیں کہ اس کے پیار سے محروم نہ ہو جائیں پس جو شخص اس رنگ میں خوف کا مظاہرہ کرتا ہے وہ ہماری نظر میں بڑا پیارا بن جاتا ہے۔

(از خطبہ ۴- فروری ۱۹۷۲ء)

الفضل کی قیمت میں اضافہ

○ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور کاغذ کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے جہاں ملک بھر کے اخبارات اپنی قیمتوں میں کئی ماہ قبل اضافہ کر چکے تھے۔ ابھی تک الفضل نے اضافہ نہ کیا تھا۔ لیکن کاغذ کی قیمت میں کمی نہ آنے کے باعث اور دیگر مختلف اشیاء میں مہنگائی کے برقرار رہنے بلکہ اضافہ ہو جانے کی وجہ سے مجبوراً الفضل کی قیمت میں صرف پچاس پیسے فی شمارہ اضافہ کیا جا رہا ہے۔ یکم جولائی سے الفضل کے نرخ درج ذیل ہوں گے۔

فی شمارہ	۲٫۵۰ روپے
سالانہ	۵۰ے روپے
ششماہی	۷۵ ۳ روپے
سہ ماہی	۱۸۶ روپے
خطبہ نمبر	۱۵۰ روپے
ممالک بیرون سے	۷۵۰ + ڈاک خرچ (اس کی تفصیل الگ دی جائے گی)

(مینیجر الفضل- ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

درجہ اخلاص کے ساتھ اس خدمت کو سرانجام دیا اور ٹیم ورک کا بے مثال مظاہرہ کیا۔

ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ جناب نعیم حیات ٹوانہ صاحب بھی ہسپتال میں تشریف لائے جنہیں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور ڈاکٹر سلطان احمد مبشر نے اقدامات کے بارہ میں مطلع کیا۔ انہوں نے خدمت کے گرانقدر جذبہ کو بے حد سراہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس خدمت کو مقبول بناوے، عملہ کے افراد کو بہترین جزا عطا فرمائے اور ہسپتال کو خدمت خلق کے جماعتی معیار کے مطابق خدمات بجالانے کی ہمیشہ ہی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور یہ ہسپتال اس میدان میں ایک بلند مینار کی حیثیت سے جگمگاتا رہے۔ آمین۔

اس خدمت میں جن افراد نے حصہ لیا، ان کے اسماء بغرض دعا پیش ہیں۔

ڈاکٹرز: مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ایف آر سی ایس۔ مکرم ڈاکٹر عبد اللہ پاشا صاحب۔ مکرم ڈاکٹر انعام الحق صاحب۔ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شیخ صاحب۔ ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب۔

نرسز: مکرم اللہ بخش صاحب، مکرم شفاقت حیات صاحب، مکرم محمد اکرم قاسم صاحب، مکرم نثار صاحب، مکرم محمد انور ندیم صاحب، مکرم مبشر احمد قمر صاحب، مکرم سفیر احمد صاحب، مکرم عبد القادر صاحب، مکرمہ یاسمین صاحبہ۔

دیگر: مکرم تنویر احمد صاحب، مکرم محمد ارشد فاروق صاحب (ایکسرے) مکرم غلام سرور صاحب، (لیبارٹری) مکرم محمد اسحاق صاحب، مکرم حفیظ احمد صاحب ڈرائیور، مکرم مجید احمد صاحب وارڈ ماسٹر، عاشق مسیح، برکت مسیح (خاکروب)

بقیہ صفحہ ۳

میں ضرورت پوری ہونے پر کہہ دے کہ مجھے تو اس وقت یہ خیال ہی نہ تھا کہ کیا لکھوا رہے ہیں۔ اس لئے اسے کہا کہ وہ خود ہی لکھوائے تاکہ اس کی زبان کا اقرار موجود رہے ورنہ جس نے روپیہ دیا ہوتا ہے وہ تو چوکس ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے تو اپنے پاس سے رقم دی ہوئی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو تو بہرحال یاد ہی رہتا ہے کہ میں نے اس قدر روپیہ دیا ہوا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ تحریر اس کے پاس رہے گی۔ جس نے روپیہ دیا ہے۔ پس اس کے لئے تو موقعہ ہے کہ دیکھ لے کہ کوئی غلطی تو نہیں ہو گئی۔ مگر لینے والے کے پاس تحریر نہیں رہتی۔ اس لئے اگر اس وقت اس کی پوری توجہ تحریر کی طرف نہ ہو تو اسے نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26- جون-1995ء
گرمی کی شدت دوبارہ بڑھ رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی کے مختلف علاقوں میں اتوار کے روز بھی ہنگامہ آرائی فائرنگ اور گھیراؤ جلاؤ کا سلسلہ جاری رہا- دہشت گردوں کی فائرنگ سے مزید ۲۳- افراد ہلاک ہوگئے- پاک فضائیہ کے سی-۱۳۰ طیارے پر فائرنگ کی گئی- یہ طیارہ شہر کے پر تشدد علاقوں پر پرواز کر رہا تھا کہ سات گولیاں اس کی دم پر آکر لگیں تاہم طیارے کو بحفاظت اتار لیا گیا- فنانس اور ٹریڈ سنٹر میں دھماکہ ہوا- ایک بینک، ٹیلیفون کے کیبل اور ۱۵ گاڑیاں نذر آتش کردی گئیں -۹- افراد زخمی ہوگئے- شہر کے اہم تجارتی مراکز اور مارکیٹیں بند رہیں- مختلف علاقوں میں دھوئیں کے بادل چھائے رہے-- وقفے وقفے سے شہر گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونجتا رہا- ٹرانسپورٹ بند رہی جس سے دفاتر میں حاضری کم رہی- ضلع وسطی کے مختلف علاقوں میں دن بھر فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا-

○ پاک فضائیہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ فضائیہ کا طیارہ سی 130 معمول کی پرواز پر تھا- اس کے ہوا باز کو گولیاں لگنے کا اس وقت تک پتہ نہیں چلا جب تک طیارہ اتر نہیں گیا- طیارہ لینڈ کرنے کے بعد اس کی دم پر خودکار ہتھیاروں کی سات گولیوں کے نشانات ملے واضح رہے کہ کراچی میں دہشت گرد اکثر ہوائی فائرنگ کرتے رہتے ہیں-

○ دہشت گردوں نے تین روزہ سوگ کے دوسرے دن بلدیہ غربی کی عمارت کو آگ لگا دی- شالیمار ایکسپریس پر فائرنگ کی گئی- مسافروں نے لیٹ کر جانیں بچائیں- دہشت گرد ایمبولینس میں وارداتیں کر رہے ہیں- شاہراہ فیصل پر ایک جدید طرز کی عمارت پر راکٹ برسائے گئے- لیاقت آباد میں تھانے پر حملہ کے دوران راکٹ قریبی مکان کو جا لگا جس سے گھر میں مقیم ماں اور اس کے دو بیٹے ہلاک ہوگئے- یوم سوگ کے دوران دہشت گردی کی وارداتوں کے ڈر سے شہر کے کاروباری مراکز بینک اور دیگر دفاتر بند رہے- ان وارداتوں کی وجہ سے پورا شہر مفلوج ہو کر رہ گیا ہے-

○ حیدر آباد میں بھی ہڑتال اور ہنگامے ہوئے ٹرین پر دستی بم سے حملہ کیا گیا- پولیس موبائل فورس اور ڈی ایس پی کی رہائش گاہ پر بھی حملہ کیا گیا- واپڈا کا دفتر اور گاڑیاں نذر آتش کردی گئیں فائرنگ سے ایک بچی ہلاک اور ۵ زخمی ہو گئے- ٹرین پر حملے سے دو مسافر زخمی ہو گئے- پلیٹ فارم پر بھگدڑ مچ گئی- حیدر آباد، لطیف آباد، کوٹری، نواب شاہ، اور ٹنڈو اللہ یار میں مکمل ہڑتال رہی- دیگر شہروں میں جزوی ہڑتال ہوئی ٹریفک اور تجارتی مراکز بند رہے- گولیاں چلتی رہیں- پولیس نے سینکڑوں افراد کو گرفتار کر لیا-

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے آبائی گاؤں نوڈیرو پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا- وزیراعظم کی رہائش گاہ کا گھیراؤ کر لیا اور رینجرز کو یرغمال بنا کر دو افراد کو اغوا کر کے لے گئے- ۵۰ مسلح ڈاکوؤں نے تین گروپوں کی صورت میں گاؤں میں داخل ہو کر رینجرز کی چوکی اور وزیراعظم ہاؤس کا گھیراؤ کر لیا- وزیراعظم کے پڑوسی ڈاکٹر کے گھر پر ہلہ بول دیا گیا- اس کے ۵۵ سالہ والد اور ۱۷ سالہ کزن کو اغوا کر لیا گیا- ڈاکو زبردست فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہوگئے- یہ واقعہ رات دس بجے پیش آیا یہ ڈاکو پی آئی اے کے ملازمین کے اغوا کے بعد انتظامیہ کو مسلسل نوڈیرو پر حملے کی دھمکیاں دے رہے تھے چنانچہ یہاں پر پولیس کی نفری بڑھا دی گئی تھی- ڈاکوؤں نے تین اطراف سے حملہ کیا- ایک گروپ نے گاؤں کو جانے والا مرکزی راستہ بلاک کر دیا اور دوسرے نے رینجرز کی چوکی کا گھیراؤ کر لیا اور تیسرے نے وزیراعظم کے گھر کو گھیرے میں لے لیا-

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے پشاور میں گرفتاری دے دی ہے- گرفتاری سے قبل انہوں نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور پھر ایک بڑے جلوس کے ہمراہ آئی جی کے دفتر جا کر گرفتاری پیش کی- قائم مقام آئی جی نے کہا کہ مولانا قابل احترام شخصیت ہیں ان کو پنجاب کے حوالے نہیں کیا جائے گا-

○ مولانا اعظم طارق نے اپنی گرفتاری سے قبل پریس کانفرنس میں کہا کہ اگر ان کو امریکہ کے حوالہ کیا گیا تو اس کے بھیانک نتائج نکلیں گے- انہوں نے کہا کہ انہیں عدلیہ پر اعتماد ہے- انہوں نے کہا کہ میں الزامات کا عدالت میں سامنا کروں گا- ایم کیو ایم کے رہنما بھی واپس آکر عدالتوں کا رخ کریں- انہوں نے اپنے کارکنوں سے کہا کہ وہ مشتعل نہ ہوں-

○ پیپلز پارٹی کے صوبائی جنرل سیکرٹری امان اللہ خان نے کہا ہے کہ ہماری طرف سے کام مکمل ہے ۱۵ جولائی کو خوشخبری سنائیں گے ابھی اعلیٰ قیادت کا حکم نہیں ملا- جونہی اشارہ ملے گا پنجاب میں کام دکھادیں گے-

○ گوجرانوالہ میں ڈاکوؤں نے پاپولیشن ویلفیئر کے دو اہلکاروں کو تنخواہ کے ۳ لاکھ روپے سمیت اغوا کر لیا-

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے وزیر اعلیٰ پر مکمل اعتماد کا اعلان کر دیا- انہوں نے کہا کہ میری پریس کانفرنس کو غلط مطلب دیا گیا ہے- میں نے تو کہا تھا کہ اگر وٹو مسلم لیگ (ن) سے ملے تو میں پیپلز پارٹی میں چلا جاؤں گا-

○ وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ مسٹر منظور احمد موہل نے مفروضے پر بات کی ہے ہمارے ساتھی متحد ہیں- انہوں نے کہا کہ اعجاز الحق سے کسی ملاقات کا علم نہیں ہے-

○ مسلم لیگ (ن) کے مسٹر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ چٹھہ اور نواز شریف میں غلط فہمیاں ختم ہو رہی ہیں- انہوں نے کہا کہ بے نظیر کراچی کانفرنس کی اہمیت کو تسلیم کر لیں تو انہیں بھی دعوت دے دیں گے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ قومی اخبارات اور ٹرین پر حملے ہو رہے ہیں حکومت کہاں ہے؟ بے نظیر بھٹو کراچی کی صورت حال سمجھنے کی صلاحیت سے محروم نظر آتی ہیں-

○ نوائے وقت کے دفتر کراچی پر حملہ کے خلاف پنجاب اسمبلی کے صحافیوں نے واک آؤٹ کر دیا-

○ ایم کیو ایم نے ایک اور الٹی میٹم دے دیا ہے- ایم کیو ایم کے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اگر ان کے ۶ مطالبات ۴۸ گھنٹوں میں پورے نہ ہوئے تو اگلے لائحہ عمل کا اعلان کر دیا جائے گا-

○ خصوصی عدالت میں نواز شریف اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمہ بغاوت کی سماعت کے روز فاضل جج رخصت پر تھے- اس روز نہ مسٹر نواز شریف آئے اور نہ ہوم سیکرٹری حاضر ہوئے- دوسرے جج نے ۲۰ جولائی کی تاریخ دے دی ہے-

○ قائد حزب اختلاف نے کراچی کے مسئلے پر سندھ اسمبلی کا خفیہ اجلاس بلانے کا خیر مقدم کیا ہے- انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو نے کراچی کے بارے میں مایوس کیا ہے- اگر صدر مملکت کراچی کے لئے مثبت کردار ادا کریں تو ہم خیر مقدم کریں گے-

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ محب وطن جرنیل اور سیاسی لیڈر اس خطرناک کھیل کا ادراک کریں جس کا مقصد ملک کو تباہ کرنا ہے- انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر بھٹو مہاجروں اور فوج میں اختلافات پیدا کر کے محاذ آرائی کرانا چاہتی ہیں-

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ ہمارا وٹو سے رابطہ نہیں- انہیں پیپلز پارٹی سے ہی گزارہ کرنا پڑے گا-

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے۔ ۴۰ گرام ۵۰ روپے۔۔۔ ۲۰۰ گرام ۲۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ۔ گول بازار، ربوہ
فون نمبر- 04524-212434 فیکس- 534

خورشید ہیئر آئل
اب اپنی لیبارٹری میں کشید کردہ ۱۰۰٪ خالص روغن سرسوں، روغن بادام، روغن کدو اور روغن خشخاس کے ساتھ۔
خشکی سکری دور کرتا ہے۔ بالوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بہترین ٹانک ہے۔ بذریعہ ڈاک بھی منگوایا جاسکتا ہے۔ قیمت 60/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
فون : 487
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودہا

پتہ

خوشخبری
لندن جانے والے اور یورپ کے علاوہ امریکہ اور دنیا کے دیگر ممالک میں کسی بھی ایئر لائن میں سفر کرنیوالے احباب نہایت سستی اور رعائتی ٹکٹوں کے لئے سیزن کے رش سے بچنے کیلئے فوری رابطہ کریں
FLIGHTs INN TRAVELS
LAHORE
فون: 5762835
5760576
5754507
ربوہ میں رابطہ کیلئے فون: 211166
رہائش: 212424
787